(آٹھواں ایڈیشن)

قولہ تعالیٰ

فادعوا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکٰفرون ○

(مومن ع ۲ ۔ آیت ۵)

ترجمہ:- مسلمانو! خالص خدا کی عبادت کو مد نظر رکھ کر اسی کو پکارو اگرچہ کافروں کو برا کیوں نہ لگے۔

درس توحید

مرتبہ

مولانا حافظ سراج الدین صاحب (جونپوری)

ناشر

حکیم عبدالعزیز صاحب چھوٹانی رنگون والے

زیر اہتمام

ادارہ تصنیف بارنس اسٹریٹ نزد موتی مارکیٹ - کراچی

(رباب الاسلام پریس کراچی)

پیش لفظ

الحمد للہ درس توحید آٹھویں بار شائع ہو رہی ہے۔ اسی طرح گجراتی میں بھی چار مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔

ادارہ تصنیف کی طرف سے اردو اور گجراتی جو بھی کتـ[illegible]باتی ہیں وہ کتابیں طلب کرنے والے حضرات ہر کتاب کے ڈاک خرچ کے لئے ۲ر کا ٹکٹ روانہ فرمائیں ورنہ تعمیل نہیں ہو گی :-

(حکیم) عبدالعزیز جھوٹانی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ

وجہ تالیف

انقلاب روزگار اور گردش دور دوار نے اسلام میں اس قدر تغیر عظیم پیدا کر دیا کہ اصل دین جو زمانہ خیر القرون میں تھا آج عنقا ہے۔ اس وقت جو کام باعث ضلالت تھے آج وہ راہ ہدایت ہیں توحید شرک ہو گئی اور شرک توحید۔ اسلام کفر ہو گیا اور کفر اسلام۔ سنت بدعت ہو گئی اور بدعت سنت۔ یہ تغیر کیونکر ہوا اور کس طرح ہوا۔ اس کا جواب ذیل کی آیت دے گی:۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَیَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۔ پارہ ۱۰ رکوع ۱۱۔

اے ایمان والو! بیشک بہت سے مولوی، ملا، درویش، پیرزادے لوگوں کے مال کو جھوٹ بول کر (یعنی جھوٹے راستے) ٹھگ کھاتے ہیں اور لوگوں کو خدا کی (سچی) راہ سے روک دیتے ہیں۔

مطلب صاف ہے کہ خود غرض اور مطلبی مولوی ملا۔ ڈھونگی مرشد۔ پیرزادے نقلی صوفی درویشوں نے اپنی طمع نفسانی اور دنیا طلبی کی غرض سے ہمارے ناواقف بے علم بھائیوں کو اپنے مکر کے جال میں پھانس کر توحید و سنت پر خوب پردہ ڈالا اور شرک و بدعت، کفر و ضلالت کو ایسا چمکا دیا کہ توحید کے آفتاب کو گہن لگ گیا۔ خدائے لایزال کے صفات خاصہ غیر خدا میں منوا دیئے۔ قبر پرستی، پیر پرستی اور استاد پرستی، رسوم تعزیہ داری علم۔ الاؤ، انعل کی سواری، خواجہ خضر کی ناؤ

بی بی کی صحنک، قبروں پر عرضیاں، عرس ناچ رنگ، غیر اللہ کی نذر و نیاز، بزرگوں
کے نام کے ورد وظائف، فال گنڈے، ٹونے ٹوٹکے، بدشگونی، مرہم پرستی
اصلی نقلی قبروں کے سجدے، طواف، غلاف، چڑھاوے، نبی، ولی، پیر، شہید کو
غیب داں جاننا، ان کی ارواح کو ہر جگہ حاضر و ناظر ماننا داخل اسلام ہو گیا۔
لاکھوں نہیں کروڑوں مسلمان قبروں کے پجاری اور لاکھوں مجاور قبروں کے
بیوپاری بن بیٹھے۔ قیصر و کسریٰ کی مملکتوں سے خراج وصول کرنے والے اب
بزرگوں کی قبروں کی کمائی پر جینے لگے۔ ہزارہا آیات و احادیث کے باوجود خلاف
شرع کاموں سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنا گوارا نہیں کرتے۔ حضرت رسول کریم
شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین نے تو شرک کی منڈیوں کو ویران اور شرک کی بستیوں
کو بیابان بنایا تھا۔ لات و منات کے پجاریوں کو خدائے عزوجل کے آگے جھکایا
تھا۔ حضرت مریمؑ و عیسیٰؑ میں خدائی صفات ماننے والوں کو توحید کا سبق پڑھایا تھا
انبیاءؑ اور اولیاءؒ کی قبروں پر منتیں ماننے اور چادریں چڑھانے والوں کو
قادر مطلق کا پرستار اور خدائے برتر و توانا سے دعائیں مانگنے والا بنا کر یہ
سکھایا تھا ؎

لگاؤ تو لو اپنی اُس سے لگاؤ ۔۔۔ جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ
اُسی پر ہمیشہ بھروسہ کرو تم ۔۔۔ اُسی کے سدا عشق کا دم بھرو تم
اُسی کے غضب سے ڈرو گر ڈرو تم ۔۔۔ اُسی کی طلب میں مرو جب مرو تم
مبرا ہے شرکت سے اُس کی خدائی ۔۔۔ نہیں اُس کے آگے کسی کو بڑائی

سب کے سب انبیاءؑ و اولیاءؒ پیر و شہید تو مخلوق کو خالق کی ڈیوڑھی پر لا کھڑا

کرتے ہوئے رحمانی جاہ وجلال کا سکہ لوگوں کے دلوں میں بٹھاتے ہوئے خدا کی طرح نفع ونقصان کا اختیار جو مخلوق خدا میں سمجھا جاتا تھا اس باطل عقیدے کو ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوئے تھے مگر افسوس ہے کہ آج کلمۂ توحید کے پڑھنے والے توحید کے دشمن بن کر شرک وکفر کی ان تاریک غاروں میں گھس کر جن میں گر کر اگلی قومیں غارت ہو گئی تھیں۔ انھیں برگزیدہ بزرگوں کے ناموں، انھیں کی قبروں کے ساتھ وہی کام کر رہے ہیں جو بت پرست بتوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ سخت حیرت اور بے حد تعجب کا مقام ہے کہ تم نے شرک کو اسلام اور کفر کو ایمان سمجھ لیا۔ طاق تعزیے چلے چبوترے تھان نشان پر تمہارے سر جھکنے لگے۔ مسجدیں بے رونق، مقبرے آباد کر لئے۔ آج خدائی اوصاف مخلوق میں مانے جانے لگے ۔

میرے دوستو! وہ اسلام جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر چھوڑ کر پیٹ سے پتھر باندھ کر، طرح طرح کی مصیبتیں جھیل کر، اپنا خون پانی ایک کر کے پھیلایا تھا۔ جسے صحابۂ کرام رضی نے اپنے اور اپنے بچوں کے خون سے پالا تھا وہ کہاں ہے۔ کدھر ہے۔ آج کے اسلام اور آج سے تیرہ سو برس پہلے کے اسلام میں زمین اور آسمان کا فرق نظر آنے لگا ؎

دل صنم خانہ بنا ہے یاد غیر اللہ سے	بت بھی اب کہنے لگے مسلم نما کافر ہمیں

میرے بھائیو ذرا تو سوچو اور غور کرو کہ خدا کی خدائی سے انکار نہ تو اسلام سے بیشتر کسی کو تھا اور نہ اب بھی کسی کو ہے۔ کوئی ہندو مٹی پتھر سے بنائے بتوں کو خالق نہیں بتاتا۔ پارسی بھی آگ کو مظہر ایزدی کہتے ہیں نہ تو یہود کو خدا سے انکار ہے

اور نہ نصاریٰ ہی کو کفارِ عرب بھی خدا کو خدا ہی مانتے تھے - لیکن یہ سب کے سب اپنے اپنے بزرگانِ دین کے ساتھ وہی افعال شرکیہ ۔ کفریہ کرتے تھے جو آج ہم اپنے بزرگانِ دین کے ساتھ کر رہے ہیں - اور توحید کے دشمن بن کر اسلام کو جڑ پیڑ سے اُکھاڑ رہے ہیں -

یہ چند اشعار ذیل کے ملاحظہ فرمالیں جن سے ہمارے موجودہ اسلام نما کفر کی پوری تصویر مع خط و خال کے نظر آرہی ہے -

حقیقت میں دیکھو تو خواجہ خدا ہے	۱	ہمیں در پہ خواجہ کے سجدہ روا ہے
بگردابِ بلا افتاد کشتی	۲	مدد کن یا معین الدین چشتی
شیئاً للہ چوں گدائے مستمند	۳	المدد خواہم ز خواجہ نقشبند
وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر	۴	اُتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفےٰ ہو کر
ہمارے سرورِ عالم کا رتبہ کوئی کیا جانے	۵	خدا سے ملنا چاہے تو محمدؐ کو خدا جانے
اللہ کے پلے میں وحدت کے سوا کیا ہے	۶	جو کچھ ہمیں لینا ہے لے لیں گے محمدؐ سے
وہی لاہوت وہی ناسوت غرض ہر ہر شے	۷	شکلِ بسمل میں وہ انسان بنے بیٹھے ہیں
اُٹھا کر میم کا گھونگٹ جو جھانکا تیری کملی کو	۸	تو دیکھا ذاتِ احمد میں احد روپوش رہتا ہے
شریعت کا ڈر ہے نہیں صاف کہہ دوں	۹	خدا خود رسولِ خدا بن کے آیا

اسلام کی سب سے پہلی تعلیم یہی ہے کہ شرک سے بچے اور توحید پر قائم رہے اگر آدمی توحید میں مضبوط رہا تو اُس کے اعمالِ حسنہ خدا کے نزدیک مقبول - ورنہ سب مردود اور اکارت ہوں گے - اس لئے ایک مختصر معیار توحید کا پیش خدمت ہے جس پر ادنیٰ غور کرنے سے ہر ایک شخص شرک کو بخوبی سمجھ سکتا ہے -

معیارِ توحید

اوّل: اللہ وحدہٗ لاشریک اپنی مخلوق کی طرف سب سے زیادہ نزدیک ہے وہ محض اپنے فضل و کرم سے بغیر کسی وسیلہ، واسطہ وذریعہ کے سب کی پکار سنتا ہے۔ سب کا نگہبان ہے۔ ہر جگہ ہر حال میں حاضر و ناظر رہنا اور ہر چیز کی خواہ وہ دور ہو یا نزدیک چھپی ہو یا کھلی اندھیرے میں ہو یا اُجالے میں۔ آسمانوں میں ہو یا زمینوں میں پہاڑوں کی چوٹی پر ہو یا سمندر کی تہہ میں خبر رکھنا اُسی کی شان ہے اگر کوئی کسی نبی ولی پیر یا شہید کے ساتھ ایسا عقیدہ رکھے۔ اُٹھتے بیٹھتے ہر دم اُس کا نام جپے۔ نزدیک یا دور سے اُس کو پکارے مصیبت کے وقت اُس کی دُہائی دے۔ دشمن پر اُس کا نام لیکر حملہ کرے، اُس کے نام کا ختم پڑھے، اُس کی صورت کا تصور باندھے، اس کو واقف راز خفی وجلی جانے وہ شخص مشرک ہو جاتا ہے۔ یہ شرک فی العلم ہے۔

دوّم: اپنے ارادے سے تصرف کرنا، اپنا حکم جاری کرنا، اپنی خوشی سے مارنا، جلانا، رزق کی کشادگی یا تنگی، تندرستی یا بیماری، خوشی یا غمی قحط یا ارزانی اقبال یا ادبار، فتح یا شکست، مشکل کشائی، حاجت روائی سب کچھ اُسی قادر قیوم کے قبضۂ قدرت میں ہے اور کسی کے نہیں اگر کوئی یہ سمجھے کہ نبی، ولی، پیر، شہید، غوث، قطب کو بھی عالم میں تصرف کرنے کی قدرت از خود ہے یا اللہ پاک نے ایسی قدرت اُن کو بخشی ہے وہ شخص از روئے کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ مشرک ہو جاتا ہے۔ یہ شرک فی التصرف ہے۔

سوّم: اللہ عزوجل نے بعض کام تعظیم کے اپنے لئے خاص کئے ہیں جیسے رکوع کرنا سجدہ کرنا۔ ہاتھ باندھکر کھڑے ہونا، اُس کے نام پر مال خرچ کرنا

اُس کے نام کا روزہ رکھنا، اُس کے گھر کی طرف نزدیک یا دور سے چل کر جانا، اس کے گھر کا طواف کرنا، اُس کی طرف قربانی لے جانا، وہاں منتیں ماننا، اُس کی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعائیں مانگنا، اُس کا مجاور رہنا، اس کے گھر کی خدمت میں مشغول رہنا اور فرش فروش، روشنی صفائی، پانی وغیرہ کا سامان اس کے لوگوں کے لئے درست کرنا، اُس کے کنوئیں کے پانی کو تبرک سمجھنا، یہ سب کام معبودِ برحق نے اپنی عبادت کے لئے خاص کئے ہیں، اگر کوئی یہ سمجھے کہ نبی، ولی، پیر، شہید، غوث، قطب اور ان کے مزارات بھی اسی طرح کی تعظیم کے لائق ہیں۔ یا اُن بزرگوں کی بھی ایسی ہی تعظیم کرنے سے لوگوں کی مشکلیں دور ہوتی ہیں وہ شخص مشرک ہے یہ شرک فی العبادت ہے۔

شرک کی بُرائی

شرک اللہ وحدہٗ لاشریک کے ساتھ سخت سرکشی، نافرمانی بغاوت اور مخالفت ہے۔ اس کا گناہ کفر کے گناہ سے کچھ کم نہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی تجھے آگ میں جلائے تو تو جلنا قبول کر۔ مگر خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنا قبول نہ کر۔ دوسری حدیث میں حضور کا ارشاد ہے کہ جس نے شرک کیا ہوگا اُس کی بخشش کا میں ذمہ دار نہیں۔ شرک کرنے والا اگر بغیر توبہ کئے مر جائے تو وہ ہرگز نہیں بخشا جائے گا۔ بلکہ ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلے گا۔ قرآن شریف کا تو کوئی پارہ بلکہ رکوع تک اس تعلیم سے خالی نہیں کہ مخلوق کو مخلوق کے پکارنے سے روکا جاوے۔ کیونکہ کسی حالت اور کسی صورت میں بھی کسی مخلوق کو یہ قدرت نہیں ہے کہ ہمارے کام سنوار دے یا بگڑے کو بنا دے۔ ملاحظہ ہوں آیات ذیل:-

آسمانی فیصلہ کارخانہ الٰہی میں کسی کو کچھ دخل نہیں۔

تمام بنی آدم میں افضل البشر حضرات انبیاء علیہم السلام ہیں اور تمام نبیوں میں افضل و اکمل سید المرسلین رحمۃ العالمین ہیں۔ نہ تو خدا کا خدائی میں کوئی شریک اور نہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عبدیت میں کوئی مثال مگر باوجود اس عزت، عظمت اور شان کے رب العزت اپنے کلام مقدس میں مسئلہ توحید کو صاف کرنے کے لئے ان لفظوں میں ارشاد فرماتا ہے۔

قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰہِ اَحَدٌ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِہٖ مُلْتَحَدًا ۔ پارہ ۲۹ رکوع ۲۔

اے نبی! آپ لوگوں سے کہدیں کہ میں تمہارے نفع یا نقصان کا اختیار ہرگز نہیں رکھتا۔ آپ یہ بھی کہدیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا مجھے بھی کوئی نہیں بچا سکتا اور میں بھی اس کے سوا کہیں اپنی پناہ نہیں پاؤنگا۔

اس خدائی فیصلہ کے مطابق جب کہ خود سید الانبیاء کو نفع و نقصان پہنچانے کی قدرت نہ تو خود بخود ہے اور نہ خدا کی بخشی ہوئی تو پھر کسی اور نبی، ولی، پیر، شہید، غوث و قطب کو کیا اختیار ہے کسی کی مشکل۔ حاجت روائی کرسکیں ایماندار کو سر تسلیم خم کرنے کے لئے تو یہ اٹل فیصلہ ہے۔

آسمانی فیصلہ غیر اللہ کو مدد کیلئے پکارنا صریح شرک ہے

اوپر کی آیت ہمیں یہ تعلیم دیتی ہے کہ سوائے قادر قیوم کے کسی اور کو کوئی قدرت نفع و نقصان کی نہیں ہے۔ ذیل کی آیت یہ حکم دیتی ہے کہ جو چیز نفع و نقصان پر قادر نہیں اُس کو ہرگز مت پکارو۔ اڑے کام میں اُس کو پکارنا شرک ہے۔

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (پارہ ۱۱ رکوع ۱۶)

مت پکارو تم اللہ کے سوا کسی کو جو نہ تم کو نفع دے سکے اور نہ نقصان پہنچا سکے اگر ایسا کروگے (یعنی غیر اللہ کو پکاروگے) تو تم مشرک بن جاؤگے۔

ایماندار کو سر تسلیم خم کرنے کے لئے یہ اٹل فیصلہ ہے کہ اللہ کے سوا اور کسی کو مدد کے لئے نہ پکارا جائے۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝ پارہ ۲۲ ع

اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے وہ کھلا گمراہ ہو چکا۔

مقام غور ہے کہ ایسے کھلے احکام ہوتے ہوئے مزاراتِ بزرگان پر جاکر مرادیں مانگنی کیا خلافِ حکمِ خدا و رسول نہیں۔

بھائیو! از روئے قرآن مجید و احادیث شریف و بہ مذہب امام والا مقام امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مُردوں کا سُننا ثابت نہیں حنفی مذہب کی معتبر کتابوں میں قطعی فیصلہ موجود ہے کہ مُردے نہیں سنتے۔ ملاحظہ ہو ہدایہ، عنایہ، کفایہ، فتح القدیر، عینی، مستخلص وغیرہ۔

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ پ ۱۴ ع ۷

یعنی لوگ اللہ کے سوا جن لوگوں کو پکارتے ہیں وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے اور خود مخلوق ہیں اور مرے ہوئے بے جان ہیں (روحیں اُن کی اپنے مقام پر پہنچ گئیں) اور ان کو یہ بھی خبر نہیں کہ وہ کب جی کر قبروں سے اٹھیں گے۔

ایک آیت میں ہے:

وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ پ ۲۶ ع ۱

وہ لوگ ان کی پکار سے بےخبر ہیں۔

ایک آیت میں ہے۔

وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ۝ پ ۲۲ ع ۱۵

(اے نبی) آپ قبر میں پڑے ہوؤں (یعنی مُردوں) کو سُنا نہیں سکتے۔

ایک آیت میں ہے:

فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى پ ۲۱ ع ۶

(اے نبی) آپ مُردوں کو نہیں سُنا سکتے ہو۔

اِن آیات اور ان جیسی اور بہت آیتوں سے ثابت ہے کہ مُردے نہیں سُنتے۔ چنانچہ اِسی تائید میں ایک قابلِ غور واقعہ درج ہے۔

فیصلہ امام والامقام کا کہ اہلِ قبور ہماری دعاؤں کو نہ سُن سکتے ہیں اور نہ اُنھیں کوئی تصرفات حاصل ہیں

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اولیاء کی قبروں پر آیا کرتا ہے سلام کرکے مخاطب ہو کر اولیاء اللہ سے عرض کرتا ہے کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں کے مہینوں سے آ رہا ہوں تم کو پکارتا رہتا ہوں میں تم سے یہی چاہتا ہوں کہ تم میرے لئے اللہ سے ٹھیک دعا کرو۔ امام ابو حنیفہ نے یہ سُنکر اُس شخص سے پوچھا کہ کیا ان اولیاء اللہ نے تجھے کوئی جواب دیا اُس نے کہا اے حضرت نہیں دیا۔ امام صاحب رح نہایت غصّہ ہوئے اور فرمایا کہ "تجھ کو دوری ہو تیرے ہاتھ خاک میں مل جاویں تو اُن کو پکارتا ہے اور اُن سے حاجتیں طلب کرتا ہے جو نہ تو جواب دے سکیں نہ اُنھیں کسی چیز پر کچھ اختیار ہے بلکہ وہ تو سُن بھی نہیں سکتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ۝ (اے نبی) آپ قبر میں پڑے ہوؤں (یعنی مُردوں کو) نہیں سُنا سکتے (فتاویٰ عالمگیری)

ایک زبردست انکشاف

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:
وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ بقرہ ع ۱۹ (ترجمہ) اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں اُن کو مرا ہوا نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ لیکن تم سمجھ نہیں سکتے۔

اس ہی آیت وَلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ میں صاف بتلایا جا رہا ہے کہ اُن کی زندگی کی کیفیت ہماری زندگی سے بالکل علیحدہ ہے۔ ہم اِس کیفیت کو عالمِ فانی میں سمجھ ہی نہیں سکتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس زندگی کی کیفیت کو آلِ عمران ع ۱۷ میں کسی قدر ظاہر فرمایا ہے:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۝

یعنی جو لوگ اللہ کے راستہ میں مارے گئے اُن کو مرا ہوا نہ سمجھو بلکہ وہ تو اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، اُن کو رزق دیا جاتا ہے۔ اور جو کچھ اللہ نے اِن کو اپنے فضل سے دے رکھا ہے اس میں خوش و خرم ہیں۔

مطلب یہ نکلا کہ اِن کی روحیں اپنے رب کے پاس اعلیٰ علیین میں اپنے رب کے فضل و انعام اور رزق کی لذات میں مصروف ہیں نہ کہ قبروں میں۔

بعض لوگ جن کی روزی غیر اللہ کی نذر و نیاز پر ہے بیچارے بھولے بھالے دین سے ناواقف مسلمانوں کو دھوکا دیا کرتے ہیں کہ وہ دنیا میں ہیں یہ زبردست جال لوگوں کو شرک میں پھانسنے کا ہے۔

درسِ توحید

علمی دنیا میں تعلیم کے دو طریقے ہیں: ایک لفظی (یعنی کتابی) دوسرا تصویری (یعنی واقعات سے) قرآن مجید فرقان حمید نے ہمیں

دونوں طریقوں سے توحید کا سبق دیا ہے۔

میرے دوستو! ایک نہایت مختصر نقشہ ہر دو طریق کا بڑے خلوص کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔ آپ بھی خلوص اور محبت کو پیش نظر رکھکر تعصب کو دل سے دور کر کے مطالعہ فرما دیں۔

باب اوّل

(پہلا طریقہ) توحید کا سبق لفظی (یعنی کتابی) تعلیم سے

فصل پہلی

اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کسی اور سے خواہ وہ نبی ہو یا ولی، امام ہو یا شہید، غوث ہو یا قطب حاجتیں مانگنا بھی ہے کرنا۔ نذر و نیاز چڑھانا، حاضر و ناظر جان کر نزدیک و دور سے پکارنا یہ سب کام شرک میں داخل ہیں۔ شرک کی مذمت میں قرآن مجید بھرا ہوا ہے ؎

خبر قرآن میں ہے یہ محقق ۞ نہ بخشے گا خدا مشرک کو مطلق

(۱) اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ وَمَاْوٰہُ النَّارُ ط وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۵ (پ ۶ ع ۱۴)	تحقیق جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے اللہ تعالیٰ جنت کو اس پر حرام کر چکا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں (مشرکوں) کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا۔
(۲) وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَضُرُّھُمْ وَلَا یَنْفَعُھُمْ	اور اللہ کے سوا ایسوں کی پوجا کرتے ہیں جو نہ نقصان پہنچا سکیں نہ نفع اور یہ (اس

وَيَقُولُونَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ اَتُنَبِّئُونَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (پ ۱۱ رکوع ۲)

شرک کے عذر میں یہ کہتے ہیں اللہ کے پاس یہ ہمارے سفارشی ہوں گے تو (اے نبی) آپ ان سے کہہ دیجئے آسمان اور زمین میں ایسی کون سی بات ہے جس کا اللہ کو علم نہیں تو کیا (ان کے سفارشی) اللہ کو ایسی کوئی بات بتائیں گے حقیقت حال یہ ہے کہ جن کو یہ شریک گردانتے ہیں اللہ تعالیٰ پاک و برتر ہے ان کے شریک گردانے سے۔

(۳) وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝ (پ ۲۶ رکوع ۱)

اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا ایسوں کو پکارے جو قیامت تک اس کے پکارنے کا جواب نہ دیں اور وہ ان کا پکارنا سنتے تک نہیں اور جب لوگ (قیامت کے دن) اکٹھے کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن بن جائیں گے اور اپنے پوجے جانے سے انکار کریں گے۔

(۴) اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ (پ ۹ ع ۱۴)

اللہ تعالیٰ کے سوا جن لوگوں کو تم پکارتے ہو اور ان سے دعائیں مانگتے ہو وہ تو تمہارے جیسے بندے ہیں اچھا تم ان کو بلاؤ اگر تم سچے ہو تو چاہیے کہ وہ تمہاری پکار کو قبول کریں۔

فصل دوسری

غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں وہ نبی ہو یا ولی امام ہو یا شہید جن ہو یا فرشتہ غوث ہو یا قطب غیرہ ولی کا عقیدہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے ساتھ رکھنا شرک ہے ۵

علم غیبی کس نمی داند بجز پروردگار مصطفیٰ ہرگز نگفتے تا نگفتے جبرئیلؑ	ہر کہ گوید من بدانم تو ازو باور مدار جبرئیلش ہم نگفتے تا نگفتے کردگار
(۱) وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ط (پ۷ ع۱۳)	اور غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔
(۲) وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۔ (پ۹ ع۱۳)	(اے نبی آپ لوگوں سے کہدیجئے) اگر میں غیب جانتا تو اپنے لئے ہر قسم کی بھلائی جمع کر لیتا اور مجھے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں پہنچتی۔
(۳) قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ط وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ (پ۲۰ ع۱)	(اے نبی) آپ کہدیجئے کہ جتنے لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں کسی کو بھی غیب کا علم نہیں ہے سوائے خدا کے اور ان کو یہ بھی خبر نہیں کہ وہ کب جی کر قبروں سے اٹھیں گے۔
(۴) وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۝ (پ۲۶ ع۱)	(اے نبی آپ لوگوں سے کہدیجئے) مجھے نہیں معلوم کہ آئندہ مجھ کو کیا کیا امور پیش آنے ہیں اور تم کو کیا کیا پیش آتے ہیں۔
(۵) قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ط (پ۷ ع۱۱)	(اے نبی) آپ کہدیجئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور یہ بھی کہدیجئے کہ میں غیب نہیں جانتا اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو اسی پر چلتا ہوں جو مجھکو حکم ہوتا ہے (اللہ کی طرف سے)

فصل تیسری

بھلائی برائی نفع و نقصان کا اختیار اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو نہیں خواہ وہ نبی ہو یا ولی۔ امام ہو یا شہید، غوث ہو یا قطب، جن ہو یا فرشتہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور میں نفع و نقصان کی قدرت از خود یا خدا کی بخشی ہوئی جاننا اور ماننا شرک ہے ؎

درماندگی میں وہ کرتا ہے رحمت — وہی دور کرتا ہے ہر ایک مصیبت
علالت میں کرتا ہے صحت عنایت — وہی بخشتا ہے ضعیفی میں قوت
وہی اہلِ حاجت کا حاجت روا ہے — وہی دردمندوں کے دکھ کی دوا ہے

(۱) قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا (پ۲۹ ع ۲)

(اے نبی) آپ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میں تمہارے لئے نفع نقصان کا ہرگز اختیار نہیں رکھتا۔

(۲) قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ط (پ۹ ع ۱۳)

(اے نبی) آپ لوگوں کو کہہ دیجئے کہ مجھے اپنی جان کے لئے بھی نفع نقصان کا کوئی اختیار نہیں ہے مگر جو اللہ چاہے۔

(۳) اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ط ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ہ (پ۲۰ ع ۱)

کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور بھی ہے جو عاجزوں کی دعائیں قبول کرے ان کی تکلیفات دور کردے اور تم کو زمین پر ایک کے بعد دوسرے کو بنائے (ایسا کون کر سکتا ہے) کیا کوئی اور معبود بھی اللہ کے ساتھ ہے (ہرگز نہیں) بلکہ تم بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو۔

(۴) ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ لَہُ الْمُلْکُ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ

اللہ تعالیٰ تمہارا پروردگار ہے تمام دنیا کی حکومت اللہ ہی کے قبضہ میں ہے اور جن جن لوگوں کو تم

دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۗ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۗ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝ (پ ۲۲ ع ۱۴)

لوگ دعائیں مانگتے اور حاجتیں طلب کرتے ہو وہ تو ایک کھجور کے چھلکے جتنا بھی اختیار نہیں رکھتے اگر تم لوگ اُن سے دعا مانگو تو وہ تمہاری دعا کو سُن ہی نہیں سکتے اور اگر (فرضاً) سُن بھی پائیں تو تم کو پورا نہیں کر سکتے اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک کا انکار کریں گے اور اللہ پاک جیسی خبریں تم کو کوئی بھی نہیں دے سکتا۔

(۵) لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ۭ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝

(پ ۱۳ ع ۸)

خدا کو پکارنا ہی سچا پکارنا ہے اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا لوگ پکارتے ہیں وہ اُن کا کچھ کام نہیں نکال سکتے یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے تاکہ پانی اُس کے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ پانی کبھی بھی اُس کے منہ تک آنے والا نہیں اور منکروں کا پکارنا (غیر خدا کو) بالکل گمراہی ہے۔

(۶) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ۭ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ۭ ضَعُفَ

اے لوگو تمہیں ایک مثال سنائی جاتی ہے تم اُس کو کان لگا کر سنو اللہ تعالیٰ کے سوا جن لوگوں کو تم پکارتے ہو وہ تو ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے اگرچہ وہ سب کے سب جمع ہو کر بنانا چاہیں بنانا تو درکنار جو اگر اُن سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو وہ اُس سے واپس بھی نہیں لے سکتے۔ طالب اور مطلوب دونوں

الطالب والمطلوب ۝ ما قدروا اللہ حق قدرہٖ ؕ ان اللہ لقوی عزیز ۝ (پ ۱۷ ع ۱۷)	کمزور ہیں۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر جیسی چاہئے تھی نہ کی۔ اس میں کچھ شک نہیں اللہ تعالیٰ بڑی قدرت والا ہے اور سب پر غالب ہے۔
(۷) قل افاتخذتم من دونہٖ اولیاء لا یملکون لانفسہم نفعا ولا ضرا ؕ (پ ۱۳ ع ۸)	اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دو کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو اپنا حمایتی (مددگار) بنا لیا ہے وہ تو اپنے ذاتی نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے۔

فصل چوتھی

اسی کی تائید میں چند حدیثیں حضور رسول کریم شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں نقل کی جاتی ہیں ۝

خلاف پیغمبر کرے جو شقی
وہ منزل کو ہرگز نہ پہنچے کبھی

(۱) لا تشرک باللہ شیئا وان قتلت او حرقت ۔ (مشکوۃ)	حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ شریک مت کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اگرچہ تجھ کو کوئی قتل کر ڈالے یا جلا دے
(۲) قال رجل یا رسول اللہ ای الذنب اکبر عند اللہ قال ان تدعو للہ ندا وھو خلقک ۔ (مشکوۃ)	ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ کون سا گناہ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سب سے بڑا گناہ) یہ ہے کہ پکارے تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو حالانکہ اللہ ہی نے تجھ کو پیدا کیا ہے۔

(۳) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَسْأَلْ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ کُلَّہَا حَتّٰی یَسْأَلَ الْمِلْحَ وَحَتّٰی یَسْأَلَہٗ شِسْعَ نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ ۔ (مشکوۃ)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنی سب حاجتیں اپنے رب ہی سے مانگے یہاں تک کہ نمک بھی اسی سے مانگے اور اگر جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اپنے رب سے ہی مانگے ۔

(۴) قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ ۔ (مشکوۃ)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو مانگے تو اللہ ہی سے مانگنا اور جب تو مدد چاہے تو اللہ ہی سے مدد چاہنا ۔

(۵) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِکِیْنَ وَحَتّٰی یَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیَ الْاَوْثَانَ ۔ (مشکوۃ)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نہیں آوے گی قیامت جب تک کہ کئی قومیں میری امت میں سے مشرکین میں نہیں مل جاویں گی ۔ اور یہاں تک کہ کئی قومیں میری امت میں تھان پوجنے لگ جائیں گی ۔

اوثان جمع وثن کی بمعنے تھان جیسے قبر، شجر، چلہ، چبوترہ، طاق، تعزیہ، لحد، لکڑی، نشان، مکان، چھڑی، مہندی، جھنڈا، الاؤ، پیروں کے بیٹھنے کی جگہ وغیرہ ۔

فصل پانچویں

اسی کی تائید میں چند اقوال ائمہ عظام اور علمائے کرام سے یہاں نقل کئے جاتے ہیں ؎

وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے — جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

قول	عبارت
(۱) قول حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ۔	یہ بات کسی کو درست نہیں ہے کہ دعا مانگے اللہ سے کسی اور کے وسیلے سے بلکہ چاہئے کہ اللہ ہی کے ناموں اور صفتوں کے ساتھ وسیلہ پکڑے اور یہ بھی نہ کہے کہ مانگتا ہوں میں تجھ سے یا اللہ بحق فلاں یا ساتھ فرشتوں یا نبیوں تیرے کے اور مثل اُس کے (در مختار)
(۲) قول مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حنفی فقیہ و محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۔	(۱) مشرکین مکہ بتوں کو روحوں کی توجہ کا قبلہ سمجھتے تھے مسلمان بجائے بتوں کے قبروں کو سمجھتے ہیں (فوز الکبیر) (۲) انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہمہ بندگان خدا اند دخلے و تصرفے در کارخانہ جات الٰہی ندارند نہ در حیات و نہ بعد ممات (البلاغ المبین)
(۳) قول مولانا شاہ عبدالقادر صاحب حنفی فقیہ و محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۔	از روئے آیت شریف إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ وحدیث إِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ و از روئے اقوال ائمہ دین و علماء کرام اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے مدد مانگنا خواہ وہ نبی ہو یا ولی یا فرشتہ حرام و ناجائز ہے ۔
(۴) قول مولانا شاہ اسحٰق صاحب حنفی و محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۔	از صاحب قبر حاجت خود مثل طلب ولد و طلب رزق و کشف مصائب و بلا بالاستقلال یا بطریق مشارکت دانستہ یا متصرف در عالم پنداشتہ نماید موجب شرک و کفر است (مائۃ مسائل)
(۵) قول مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب حنفی فقیہ محدث دہلوی رح	بلا کے دور ہونے کے واسطے غیر اللہ کو پکارنا اور نفع نقصان کا اُن کو صاحب اختیار سمجھنا شرک ہے (تفسیر عزیزی)

(۶) قول علامہ محمد طاہر صاحب حنفی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ۔	قبور انبیاء اور اولیاء مدد چاہنے اور حاجت مانگنے کی نیت سے جانا کسی عالم اہلِ اسلام کے نزدیک جائز نہیں۔ طلب حاجت اور استعانت صرف اللہ وحدہٗ لاشریک کا حق ہے۔ (مجمع البحار)
(۷) قول مولانا عیسیٰ ابن قاسم حنفی سندھی رحمۃ اللہ علیہ	استعانت (یعنی مدد مانگنا) جائز نہیں ہے اہلِ قبور سے یہی مذہب سب علماء کا ہے۔
(۸) قول مولانا قاضی ثناء اللہ صاحب حنفی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ۔	انبیاء اور اولیاء کی قبروں کو سجدہ کرنا، طواف کرنا، مراد اُن سے مانگنا۔ نذر اُن کے لئے قبول کرنا۔ یہ سب حرام ہے۔ (مالابدمنہ)
(۹) قول مولانا عبدالحئی صاحب حنفی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ۔	ہر شخص کی پکار کو ہر جگہ سے ہر وقت سننا اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے کسی مخلوق میں یہ صفت نہیں ہے اللہ کے سوا کسی اور سے ایسا عقیدہ منجرالی الشرک ہے (فتاویٰ)
(۱۰) قول مولانا رشید احمد صاحب حنفی گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ۔	استعانت و استمداد از اہل قبور بہر نہج کہ باشد جائز نیست۔ (فتاویٰ)
(۱۱) قول امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ۔	حاجتیں مانگنے کی غرض سے اولیاء اور انبیاء کی قبروں کی زیارت کرنا۔ اُن کو پکارنا اور گمان کرنا کہ اُن کی قبروں کے نزدیک دعا اور نماز، زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ یہ کل کام شرک و بدعت ہیں۔ (تفسیر قرآن)

(۱۲) قول علامہ فخر الدین رازی فقیہ و محدث رحمۃ اللہ علیہ	مشرکین نے بتوں کو نبیوں اور بزرگوں کی صورت پر تراشا اور یہ زعم کیا کہ جب ہم ان تصویروں کی تعظیم میں مشغول ہوں گے اور یہ بزرگ اللہ تعالیٰ کے پاس ہماری سفارش کریں گے۔ اس کی نظیر ہمارے زمانہ میں بہت خلقت کا بزرگوں کی قبروں کی تعظیم میں مشغول ہونا ہے اس اعتقاد پر کہ جب ہم اُن کی قبروں کی تعظیم کریں گے تو یہ اللہ کے یہاں ہمارے شفیع ہوں گے۔
(۱۳) قول علامہ محمد بن اسمٰعیل صاحب یمنی فقیہ و محدث رحمۃ اللہ علیہ۔	ساری دعائیں اللہ سے مانگو۔ مصیبتوں میں اللہ ہی کو پکارو قربانی۔ عبادت مالی و بدنی، رکوع و سجود، طواف اللہ ہی کے لئے ہو جو کوئی یہ کام مخلوق کے ساتھ کرے گا چاہے وہ زندہ ہو یا مردہ، نبی ہو یا ولی، جن ہو یا فرشتہ قبر ہو یا درخت پس شرک کیا اُس نے عبادت میں جو اللہ ہی کیواسطے خاص ہے اگرچہ وہ یہ اقرار کرتا ہو کہ اللہ ایک ہے (تطہیر اعتقاد)
(۱۴) اقوال حضرت پیران پیر محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔	(۱) اپنے دلوں کو غیر اللہ سے پاک و صاف کرو اُس کے سوا نفع و نقصان کی توقع کسی دوسرے سے نہ رکھو۔ (۲) جو شخص غیر اللہ سے نفع و نقصان کی امید رکھے وہ اللہ تعالیٰ کا عابد نہیں بلکہ وہ اُس کا بندہ ہے جس سے یہ توقع رکھتا ہے (الفتح الربانی) (۳) اپنی کل حاجتوں کو خدا پر چھوڑ دو۔ تمام خلقت سے منہ پھیر کر اللہ کی طرف جھک جاؤ۔ (فتح الغیب)

(۵) حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ	دل اندر صمد باید اے دوست بست ندارم غیر از تو فریاد رس	کہ عاجز ترست از صمد ہر کہ ہست توئی عاصیاں را خطا بخش و بس
(۶) حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ	در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس غیر حق را ہر کہ خواند اے پسر	زانکہ نبود جز خدا فریاد رس کیست در دنیا از و گمراہ تر
(۷) حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ	از کسے دیگر چہ میخواہی مگر رزق از وے خواہ مخواہ از غیر او	حق زداد مفلس آمد اے پسر آب از یم جو مجو از خشک جو
(۸) ہاتف اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ	با یکے عشق ورز از دل و جان کہ یکے ہست و ہیچ نیست جز او	تا بہ عین الیقین عیاں بینی وَحْدَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ

حضرات! حنفی مذہب کی معتبر کتاب فتاویٰ بزازیہ میں ہے کہ جو کوئی یہ اعتقاد رکھے کہ بزرگوں کی روحیں ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں وہ کافر ہے مجالس ابرار و دیگر کتب حنفیہ میں ہے کہ مُردوں سے مدد کا مانگنا حرام ہے۔

بابُ دوّم

(دوسرا طریقہ) توحید کا سبق تصویری تعلیم (یعنی واقعات) سے

سنئے جناب! سب سے بڑے درجہ والے لوگوں یعنی حضرات انبیاءؑ کو خدا نے سخت مصیبتوں میں مبتلا کر دیا اور اُن کے بعد اُن کے حالات ہم کو سنائے تاکہ اُن کی زندگی میں ان کے دیکھنے والوں اور بعد زندگی کے

سُننے والوں کو یہ علم حاصل ہو کہ یہ لوگ باوجود اس قدر عزت اور عظمت کے خود سخت مصیبتوں اور تکلیفوں میں رہے ہیں تو وہ دوسروں کو کیا نفع پہنچا سکتے ہیں۔

فصل پہلی

حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حالات زندگی سے توحید کا سبق۔ قرآن مجید میں اُن کے حالات مذکور ہیں جس کی تصویر ایک نیک مرد نے نظم میں اس طرح کھینچی ہے۔

یاد کر آدم کو کیا کیا دکھ ہوا	فرقت حوا میں کیا صدمہ سہا	داغ پھر ہابیل کا اُن کو ملا
۱	غم سے خالی تھا نہ جب تک دم رہا	چشم گویا ابر دریا بار ہے
نوح کی ایذا کروں میں گر بیاں	تھرتھرا جائیں زمین و آسماں	کافروں کی مار سے اے مومناں
۲	ریزہ ریزہ ہو گئی تھی ہڈیاں	جائے مرہم طعن بدگفتار ہے
سُن چکا تو ذکر ابراہیم کا	آگ میں پھینکا تھا اُن کو بجھتا	ذبح اسمٰعیل کا پھر غم ہوا
۳	ہاتھ سے بیٹے کا کٹوایا گلا	حکم برداری سے برخوردار ہے
پھر ہوئے یعقوب رنج و غم کا صید	بھائیوں نے جب کیا یوسف پہ کید	روتے روتے ہو گئیں آنکھیں سفید
۴	اور کیا یوسف کو بھی زنداں میں قید	تہمت اور رسوائی کا بازار ہے
باپ یوسف کو ابھی بھولا نہ تھا	ابن یامین کا ایک اور صدمہ ہوا	ہو گئے مضطر کہا وا حسرتا
۵	صبر دے مولا یہ سخت آئی بلا	اب زمانہ درپئے آزار ہے
ہے بہت ایوب کا مشہور حال	گر پڑی تھی سب بدن کی گل کے کھال	ہو گئیں آنکھیں تبلہ اولاد و مال
۶	آپ تھے ایسی بلا میں چند سال	مستحق رحم وہ بیمار ہے
زکریا کے سر پہ بھی آرہ چلا	اور کٹا یحییٰ کا خنجر سے گلا	خاک میں ذی الکفل کا پھر خون ملا

۷	سیکڑوں مارے گئے ہیں انبیاء	لاابالی رب کی کیا سرکار ہے	
مومنو مشہور ہے یونس کا غم	قوم نے اُن کو دیا رنج والم	شہر سے باہر نکالا باستم	
۸	کھا گئی مچھلی مگر مارا نہ دم	دل میں ڈر ہے لب پہ استغفار ہے	
بعد موسیٰ کے ہوئے عیسیٰ نبی	ہو گئے اُن کے یہودی مدعی	سالہا جنگ وجدال اُن سے رہی	
۹	مارنے میں کچھ نہ کی اُن کے کمی	دار پر کھینچا کہ بدکردار ہےؔ	
بعد عیسیٰ کے نبی آخر زماں	تھے سدا کفار سے زحمت کشاں	ہاں مگر دنیا نہیں جلائے اماں	
۱۰	دوستوں کا ہے مقام امتحاں	ہر چمن میں پاس گل کے خار ہے	

ؔ به خیال یہود - ۱۲-

کیا یہ سیدھے اور سچے حالات دنیا کی رہنمائی کے لئے روز روشن کی طرح روشن نہیں جن سے لوگ توحید کی تصویری تعلیم حاصل کر سکیں اور اچھی طرح صاف صاف جان سکیں ؔ

وہ مالک ہے سب آگے اُس کے لاچار نہیں ہے کوئی اُس کے گھر کا مختار۔

فصل دوسری

حضرت سیّد الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی جو دنیا کی رہنمائی کے لئے عدم قدرت کاملہ اور عدم علم غیب کی تعلیم دینے میں اُستاد کامل ہیں۔

عدم قدرت کاملہ کی تصویری تعلیم

بیت اللہ شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہیں۔ سجدے کی حالت میں ہیں ایک بدبخت شقی جاتا ہے اُونٹ کی آنتیں اوجھ گوبر وغیرہ اُٹھا لاتا ہے حضورؐ کے اوپر ڈال دیتا ہے۔ جگر گوشۂ رسول آتی ہیں۔

آلائش کو پیٹھ پر سے ہٹاتی ہیں (بخاری) آپ کا گھر سے بے گھر ہونا، وطن سے
بے وطن ہونا، دندان مبارک شہید ہونا، پیشانی مبارک زخمی ہونا، جسم اطہر کا
سنگباری سے لہولہان ہونا، ساحر، کاہن، کاذب، صابی، مجنون وغیرہ کا
لقب پانا۔ کفار کا سب وشتم، لعن وطعن سے پیش آنا، آپ کو برادری سے
باہر کیا جانا، لین دین، کھانا پینا موقوف، شادی، بیاہ، رشتہ، ناطہ الگ،
ایک موقعہ پر اصحاب کرام شکایت کرتے ہیں بھوک کے مارے پیٹ پر پتھر
باندھے ہیں۔ حضورؐ فرماتے ہیں میرے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہیں۔ حضورؐ کا یہ
صاف صاف فرمانا کہ کسی نبی کو راہِ خدا میں میرے مانند تکلیفیں نہیں پہنچیں۔ دنیا کی
رہنمائی کے لئے عدم قدرت کاملہ کی زبردست تعلیم ہے۔

عدم علم غیب کی تصویری تعلیم

(۱) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ
آپ چند اصحاب کرام کو میرے ساتھ
کر دیں وہ اسلام کی تبلیغ کریں۔ میری قوم مسلمان ہوگئی تو میں بھی ہو جاؤں گا۔ حضورؐ نے
ستر جلیل القدر قاری قرآن اس کے ہمراہ کر دیئے جو سب کے سب بڑی بے وفائی اور
دھوکے بازی سے راستہ ہی میں شہید کر دیئے گئے جس پر حضورؐ کو حد درجہ رنج اور ملال
ہوا۔ ایک ماہ تک قاتلین پر بددعا فرماتے رہے (دیکھو صحیح بخاری)

(۲) صحیح بخاری و مسلم میں حدیث ہے۔ حضورؐ نے صاف صاف فرما دیا تھا کہ
لوگ اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہیں۔ بعض ان میں چرب زبان ہوتا ہے
میں جیسا کچھ سنتا ہوں ویسا ہی فیصلہ دیتا ہوں اُس کو چاہیئے کہ اپنے بھائی کا حق
نہ لے وہ آگ کا ٹکڑا ہے جو میں نے اُس کے لئے قطع کیا ہے۔

(۳) ایک یہودی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے میں زہر دے دیا
جس سے چند اصحاب کرام فوت ہو گئے۔ حضورؐ نے ایک ہی لقمہ کھایا تھا جس سے
اخیر تک تکلیف رہی۔ انتقال فرماتے وقت بھی زہر نے اپنا اثر دکھلایا (مشکوٰۃ ابوداؤد۔ دارمی)

(۴) حضرت عائشہ صدیقہؓ پر لوگوں نے تہمت لگائی۔ آپ بہت سخت
پریشان خاطر رہے۔ حقیقت الامر آپ پر منکشف نہ ہوئی کامل ایک ماہ بعد
بذریعہ وحی خدا نے آپ کو بتلایا کہ عائشہ صدیقہؓ اس تہمت سے پاک ہیں
اور منافق جھوٹے ہیں۔ (قرآن مجید و صحیح بخاری)

(۵) زمانہ نبویؐ میں چند لڑکیاں گا رہی تھیں ایک بولی ہم میں ایک ایسا نبی
ہے جو جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کہہ
کل کی بات سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ (بخاری)

(۶) مدینہ شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ لوگ کھجور کے درخت کو
پیوند لگاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر ایسا نہ کرو تو شاید بہتر ہو۔ انھوں نے پیوند
لگانا چھوڑ دیا تو پھلوں میں نقصان آیا۔ اس امر کا ذکر آپ سے کیا گیا آپ نے
فرمایا میں بشر ہوں دینی حکم جو تم کو دوں اُسے لے لو۔ اور اپنی رائے سے اگر
کچھ کہوں تو میں بشر ہوں۔ (صحیح مسلم)

کتب احادیث سے اس قسم کے حالات اور بھی ملتے ہیں۔ جو حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے عدم علم غیب کی زبردست تعلیم دے رہے ہیں۔

فصل تیسری

کفار مکہ نے مسلمانوں کو تکلیف دینے میں کوئی دقیقہ
نہیں اُٹھا رکھا تھا۔ مشکیں باندھ کر خوب مارتے

پھر دوپہر کی تیز دھوپ میں، جلتی ریت میں زمین پر بھوکا پیاسا، کبھی اوندھا اور کبھی سیدھا لٹا دیتے۔ بڑے بڑے بھاری پتھر چھاتی پر رکھ دیتے۔ جن کے بوجھ سے زبان باہر نکل پڑتی جس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ ان میں کئی مسلمان سخت عذاب سے شہید کئے گئے۔

علیٰ ہذا القیاس مسلمان عورتوں پر بھی بڑے بڑے ظلم کئے گئے جن کے تصور سے روح کانپتی ہے۔

خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق رضؓ کا عین حالت نماز میں شہید ہونے کا روح فرسا سانحہ، حضرت ذوالنورین عثمان بن عفان رضؓ جیسی معصوم ہستی کا محصور کیا جانا، ان پر آب و دانہ تک بند کیا جانا۔ بالآخر دیواریں پھاند کر باغیوں کا مکان میں گھس کر تلاوتِ قرآن کرتے ہوئے امیر المومنین کو شہید کر ڈالنا۔ اسی طرح حضرت علی مرتضیٰ رضؓ کا بے خبری میں شہید ہونا۔ یہ کل واقعات کچھ کم سبق آموز نہیں ہیں۔

تقاضائے حکمتِ الٰہی نے مظلوم امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہم کو بھی دنیا کے سامنے توحید کی تصویری تعلیم کے معلم بنا کر ظاہر فرمایا تھا بوجہ ملکی اغراض کے ادھر تو دشمنوں نے مظلوم امام حسن رضؓ کو زہر دلوادیا ہے اُدھر امام حسین رضؓ میدان کربلا میں دشمن سے گھرے ہوئے ہیں۔ دریائے فرات آنکھوں کے سامنے بہہ رہا ہے دشمن کے گھوڑے، گدھے، اونٹ، خچر تک اُس سے سیراب ہوں۔ مگر امام مظلوم کا سارا کنبہ تین روز سے پیاسا ہے۔ آپ کے ننھے منّے بچے پانی کی ایک ایک بوند کو ترس رہے ہیں۔ وہ اپنے بھائی بیٹے

بھتیجے، بھانجے کے بازو تلوار سے کٹتے اُن کے کلیجے برچھوں سے چھدتے اُن کے مبارک جسم تیروں سے چھلنی ہوتے دیکھتے ہیں۔ پانی کی بندش میں بچے کو پیش کر کے مخالفوں کو رحم دلاتے ہیں کہ ہم نے تمہارا کچھ بگاڑا ہوگا اس بچے نے کیا بگاڑا ہے؟ ہائے افسوس چھ مہینے کا شیر خوار بچہ ایک بے رحم کا تیر کھا کر باپ کی گود میں آخری سانس توڑ رہا ہے۔ چھوٹے بڑے سب کام آ چکے ہیں۔ بچہ بھی کوئی دم کا مہمان ہے۔ سب کے بعد اپنی باری ہے۔ پھر اہل بیت کے جہاز کا خدا کے سوا کوئی ناخدا نظر نہیں آتا۔

میرے دوستو! ان دونوں شہادتوں سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ بالکل روز روشن کی طرح روشن ہے کہ امام حسن رضؓ کو خدا نے عدم علم غیب کے لئے تصویر بنایا تھا کہ دیکھو علم کی صفت اس بندۂ خدا میں نہیں تھی ورنہ بے خبری میں زہر نہ کھاتے۔ امام حسین رضؓ کو عدم قدرت کاملہ کے لئے تصویر بنایا۔ کیونکہ قدرت کاملہ وہ ہے جو کسی دشمن سے نہ دبے وہ اگر خدا کے سوا کسی اور میں ہو سکتی تو امام حسین رضؓ اپنے دشمن کے مقابلہ میں کبھی عاجز نہ ہوتے۔ مقصود اِن تصویروں سے یہ بتلانا ہے ؎

ہست سلطانی مسلّم مر ورا او سزد سلطان ہر چہ خواہد آن کند	نیست کس را زہرہ چون و چرا عالمے را در دمے ویران کند

افسوس ہے کہ مسلمانوں نے جو اس سے نتیجہ نکالا وہ وہی ہے جو عیسائیوں نے نکالا تھا اور حسب روایت انجیل حضرت مسیح کی صلیبی موت سے حاصل کیا تھا اُن کو تو خدا تعالیٰ نے تعلیمی تصویر بنا کر دکھایا تھا کہ اس تصویر کو دیکھو بزبانِ حال

کہہ رہی ہے نہ مجھ میں علم غیب ہے نہ قدرت اسی کا نتیجہ ہے کہ میں بے خبری میں پکڑا جاتا ہوں اور دشمنوں کے ہاتھ سے پھانسی دیا جاتا ہوں۔ عقلمندوں کے لئے یہ عبرتناک منظر تھا کہ وہ اس نتیجہ پر پہنچتے ؎

همه نیستند آنچه هستی توئی	پناهِ بلندی و پستی توئی

پیارے ناظرین! کیا یہ اُلٹا نتیجہ نہیں ہے کہ جس ذات کو خدا نے تعلیمی تصویر بنا کر توحید کا سبق دیا تھا، عیسائی اُسی کو معبود بنا بیٹھے بلکہ اُس کی صلیب تک کو پوجنے لگ گئے۔

بھائیو! اگر غور کیا جائے تو عیسائیوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا واقعہ اور مسلمانوں میں حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے واقعات کی غرض و منشا یہی ایک نتیجہ نکالنا تھا ؎

پیغمبر بنی خلق کے رہنما سب	مُلوک اور سلاطین کشور کشا سب
امیر اہل ثروت سخی اغنیا سب	بزرگان دین صاحب اہتدا سب
وہاں سر کے سب عاجز و ناتواں ہیں	فرشتے جو کہلاتے سبوحیان ہیں

چونکہ عیسائیوں نے اس واقعہ سے اُلٹا نتیجہ نکالا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے منادی کرادی: لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ۔

اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو صاف کھلے لفظوں میں ہدایت فرمادی: لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَىٰ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ۔ جس کا ترجمہ مولانا حالی

نے خوب کہا ہے ؎

نصاریٰ نے جس طرح کھایا ہے دھوکا	کہ سمجھے ہیں عیسیٰ کو بیٹا خدا کا
مجھے تم سمجھنا نہ زنہار ایسا	میری حد سے رتبہ بڑھانا نہ میرا
سب انسان ہیں واں جس طرح سرفگندہ	اسی طرح میں بھی ہوں ایک اس کا بندہ
میری قبر کو تم نہ مسجد بنانا	نہ تربت پہ میری کبھی سر جھکانا
میری منزلت سے نہ مجھکو بڑھانا	خدا سے نہ ہرگز کہیں جا بھڑانا

کہ مجھ میں نہیں کوئی شان خدائی
بشر ہوں تمہاری طرح ایک میں بھی

بابِ سوم

خدا کے سوا اوروں کی نذر و نیاز منت وغیرہ کرنا حرام ہے خواہ وہ نبی ہو یا ولی، امام ہو یا شہید، جن ہو یا فرشتہ، غوث ہو یا قطب

فصل پہلی

(۱) اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے کلام مقدس میں صاف فرمادیا ہے : وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ یعنی جو چیز اللہ کے سوا غیر کے نام پکاری جائے وہ قطعی حرام ہے۔

(۲) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اور ہر مسلمان ہر نماز میں پڑھتا ہے : اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ یعنی تمام بدنی اور مالی عبادتوں کے لائق ایک اکیلے اللہ کی ذات ہے (بخاری و مسلم)

(۳) فقہ حنفیہ کی معتبر کتاب بحرالرائق میں ہے۔ نذر عبادت ہے اور عبادت کے لائق مخلوق نہیں اگر نذر ماننے والے کا خیال ہے کہ میت کو اختیارات حاصل ہیں تو یہ عقیدہ صریحاً کفر ہے۔

(۴) غیر اللہ کی منت ماننا شرک ہے اور اس چیز کا کھانا حرام ہے (بہشتی زیور حنفیہ)

(۵) نذر مخلوق کی حرام ہے اس پر فقہاء کا اجماع ہے (فتاویٰ خیریہ حنفیہ)

(۶) جو نذریں اموات کے واسطے ہوں از روئے تقرب کے وہ باطل اور حرام ہے (در مختار، عالمگیری)

(۷) جس جانور پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو ذبیحہ اس کا حرام ہے اگرچہ بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا جائے (در مختار)

(۸) غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنے والا بعض کے نزدیک گنہگار ہے اور بعض کے نزدیک کافر ہے (در مختار)

(۹) غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا یا غیر اللہ کی نذر و منت ماننی شرک ہے (تفسیر عزیزی شاہ عبدالعزیز صاحب)

(۱۰) رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لعنت کرے اللہ اس شخص پر جو خدا کے سوا اور کی تعظیم میں جانور ذبح کرے (مشکوٰۃ)

فصل دوسری

ڈھول تاشے، نوبت، نقارے، گلاجے باجے کل حرام ہیں

(۱) حدیث شریف میں ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مجھے

اللہ تعالیٰ نے عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ میں مزامیر وغیرہ کو مٹا دوں (مسند احمد)

(۲) حدیث شریف میں ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بانسری کی آواز سُنی تو اپنے کانوں میں انگلی رکھ لی اور راستے سے ہٹ گئے اور فرمایا کہ میں نبی کریم ؐ کے ساتھ تھا تو آپ نے ایسا ہی کیا تھا (تلبیس ابلیس مشکوٰۃ)

(۳) حدیث شریف میں ہے حضورؐ نے فرمایا۔ بیشک میرے رب نے حرام کیا ہے مجھ پر شراب، تمار اور تنبیر کو یعنی ڈھولک، طنبورہ، نوبت، نقارہ وغیرہ (بیہقی)

(۴) حدیث شریف میں ہے اگر سارے قافلہ میں کسی ایک جانور کے گلے میں گھنٹی ہو تو رحمت کے فرشتے اُس جماعت سے الگ رہتے ہیں (مسلم)

(۵) حدیث شریف میں ہے اُمتِ (محمدیہ) میں کبھی ایسا ہونے والا ہے کہ لوگوں کی صورتیں بدل جاویں گی (مثل سور، بندر وغیرہ کے) اور زمین میں دھنسا دیئے جاویں گے اُن پر پتھر برسائے جائیں گے جبکہ ان میں باجے گاجے (کھیل تماشے) شراب نوشی علانیہ ہو جائے گی (ترمذی)

(۶) حضرت امام ابوبکر طرطوسیؒ فرماتے ہیں کہ کل باجے (ڈھولکی وغیرہ) زندیقوں نے نکالے ہیں تاکہ وہ مسلمانوں کو خدا کی کتاب سے باز رکھیں (مطرقۃ الاسلام)

(۷) مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ فرماتے ہیں جس نے طبلہ کیا تو وہ فاسق ہے۔ (فتاویٰ عزیزی)

(۸) حنفی مذہب کی معتبر کتب حقائق، بحر الرائق، فتاویٰ حمادیہ، جواہر الفتاویٰ، محیط، نہایہ، درمختار وغیرہ میں ہے کہ گانا، تالیاں بجانا، سارنگی، طنبورہ، ستار، بربط، طبلہ، ڈھولک وغیرہ بجانا یا سننا حرام ہے۔

(۹) حدیث شریف میں ہے گانا دل میں نفاق کو اس طرح پیدا کرتا ہے جیسے پانی کھیتی کو (بیہقی مشکوۃ)

(۱۰) حدیث شریف میں ہے۔ نوحہ خوانی، سینہ کوبی، بالوں کو نوچنا، کپڑے پھاڑنا، منھ پیٹنا، شور شیون کر کے مردوں کے اوصاف بیان کرنا یہ سب حرام اور کفر کی علامت ہیں (بخاری و مسلم) ایسا کرنے والوں کو قیامت کے دن گندک کے کپڑے پہنا کر دوزخ میں ڈالا جائے گا (مسلم) جو شخص ایسے بین بکاؤ ماتم کو کان لگا کر سنے وہ بھی مردود ہے (ابوداؤد) اگر بس چلے تو ایسا کرنے والوں کے منھ میں مٹی بھر دو (بخاری و مسلم)

(۱۱) حدیث شریف میں ہے۔ آخر زمانہ میں ایک قوم اس امت میں بندر اور سور بن جائے گی اگرچہ وہ نماز روزہ بھی کرتی ہوگی مگر ساتھ ہی گانے بجانے کا مشغلہ اختیار کیا ہوگا۔ (مسند ابن ابی الدنیا)

(۱۲) حدیث شریف میں ہے خداوند عالم گانے والے کے دونوں کندھوں پر دو شیطان مقرر کرتا ہے جو اس کو لاتوں سے مارتے ہیں یہاں تک کہ وہ خاموش ہو۔

(۱۳) حدیث شریف میں ہے کوئی شخص اپنا پیٹ گندگی سے بھر لے تو یہ اس کے لئے شاعرانہ مبالغہ اور جھوٹے اشعار یاد کرنے سے بہتر ہے۔ (مسلم)

(۱۴) حنفی مذہب کی معتبر کتب درمختار، ہدایہ، عالمگیری میں ہے گانا اللہ کے نزدیک شرک ہے پہلا گانے والا شیطان ہے۔ گانے بجانے سے لذت اُٹھانا کفر ہے اور حلال جاننے والا کافر ہے۔

فصل تیسری

حضرت رسول کریم شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تخت نبوت کے فرمان عالی شان قبتوں اور مقبروں کے بارے میں۔

احادیث

(۱) اَنْ لَّا تَدَعَ قَبْرًا مُّشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ۔ (مسلم۔ مشکوۃ)	حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو مامور فرمایا اور حکم دیا کہ تمام اونچی اونچی قبریں گرا کر ہموار کر دو۔
(۲) كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جِنَازَةٍ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَنْطَلِقُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَا يَدَعُ مِنْهَا وَثَنًا اِلَّا كَسَرَهٗ وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّاهُ وَلَا صُوْرَةً اِلَّا لَطَخَهَا فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْعَلُ فَرَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَدَعُ قَبْرًا اِلَّا سَوَّيْتُهٗ وَلَا صُوْرَةً اِلَّا لَطَخْتُهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ	حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر فرمایا تم میں کوئی ایسا ہے جو مدینہ جائے اور تمام بتوں کو توڑ ڈالے تمام تصویروں کو مٹا دے اور تمام اونچی قبروں کو گرا کر برابر کر دے ایک شخص کہتا ہے میں جاتا ہوں یا رسول اللہ چنانچہ وہ جاتا ہے اور واپس آن کر کہتا ہے کہ حضورؐ میں نے کسی قبر کو بغیر برابر کئے نہیں چھوڑا۔ اور کسی تصویر کو مٹائے بغیر نہیں چھوڑا پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

صلى الله عليه وسلم من عاد الى صنعة شيئ من هذا فقد كفر بما انزل على محمد صلى الله عليه وسلم (مسند احمد)	فرما دیا۔ اب جو شخص ان کاموں میں سے کسی کام کو پھر کرے گا تو وہ میرے ساتھ اور خدا کی کتاب کے ساتھ کفر کرے گا۔
(٣) لعن الله اليهود و النصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد (مشكوٰة)	حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ کو کہ بنالیں انھوں نے قبریں نبیوں کی سجدہ گاہ۔
(٤) لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم زائرات القبور والمتخذين عليها المساجد والسرج (مشكوٰة)	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے زیارت کرنے والی عورتوں پر قبروں پر مسجد تعمیر کرنے والوں پر اور قبروں پر چراغ روشن کرنے والوں پر۔
(٥) الا وان من كان قبلكم كانوا اتخذوا قبور انبيائهم وصالحيهم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد۔ (مشكوٰة)	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں نے اپنے نبیوں اور صالح لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا۔ خبردار تم نہ بنا لینا قبروں کو سجدہ گاہ میں تم کو اس کام سے منع کرتا ہوں۔
(٦) نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يجصص القبر وان يبنى عليه وان يقعد عليه (مسلم)	حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی قبروں کو چونا گچ کرنے، اُن پر عمارت بنانے اور اُن پر بیٹھنے سے۔

(۷) لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا (مشکوٰۃ)	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میری قبر کو عیدگاہ مت بنانا۔
(۸) اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ۔ (مشکوٰۃ)	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا مبارک ہے کہ یا اللہ نہ کیجو میری قبر کو بُت کہ پوجی جاوے۔

فصل چوتھی

آئمہ کرام اور علمائے کرام کے فتاوی قبوں اور مقبروں کے بارے میں

(۱) **فتویٰ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا** قبر کو پختہ نہ بنائی جائے۔ مٹی سے لیپی بھی نہ جائے، نہ اُس پر عمارت کھڑی کی جائے (قاضی خان) منع ہے قبر کے پاس مسجد بنانی، نشان بنانا، زینت کرنا (کبیری)

(۲) **فتویٰ ملا علی قاریؒ کا** جو حنفی مذہب کے ایک مسلّم امام ہیں اپنی کتاب مرقاۃ میں لکھتے ہیں۔ قبر پر جو عمارت بنائی گئی ہو اس کا توڑنا اور ڈھا دینا واجب ہے اگرچہ مسجد ہی کیوں نہ ہو۔

(۳) **فتویٰ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا** قبوں کا گرا دینا سنت ہے۔ اُن کا بلند کرنا یہود و نصاریٰ کا فعل ہے (اقتضاء الصراط المستقیم جلد ا صفحہ ۲۲)

(۴) **فتویٰ علامہ ابو القاسم سمرقندی حنفی کا** قبر کو اونچا کرنا اور اُس پر عمارت بنانا حرام ہے (عقد اللآلی)

(۵) **فتویٰ پیران پیر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ کا** قبر پختہ بنانی حرام

قبر پر قبہ بنانا مکروہ ہے (غنیۃ الطالبین)

(۶) فتویٰ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا قبروں پر سے خلاف شریعت امور کا دور کرنا واجب ہے اور اُس کا ہدم لازم ہے، قبوں کا گرانا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ قبوں کا بنانا اسلام کو ضرر رسانی میں مسجد ضرار سے بھی زیادہ نقصان دہ ہے (جلاء العینین صہ ۲۷۲)

قرآن میں ارشاد باری ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○

اے ایمان والو! شراب جوا اور ہر وہ چیز جس کی عبادت خدا کے سوا کی جائے اور پانسے نجس اور شیطانی کام ہیں ان سے بچو تاکہ تمہاری نجات ہو۔

خاتمہ! **اسلام جیسی توی التسخیر قوت کی بے اثری ناکامی** مسلمانوں کی اخلاقی و اقتصادی دینی و دنیوی تباہی و بربادی اور ہر جگہ ہر کام کی خرابی و بدانجامی کے سب سے بڑے اسباب یہی قبر پرستی، ارواح پرستی، جھنڈے، تعزیئے، خلاف شرع منتیں، نذریں، مشرکانہ افعال، حرکات، خیالات، غنا، سماع، اوچھل اور کود کی محفلیں، رقص و سرود کے جلسے، مجرے غرضکہ طرح طرح کے شرک اور قسم قسم کی بدعتیں ہیں ان سب خرافات کے ہلاک کرنے والے اثرات سے خود کو، اپنی اولاد کو، اپنے خاندان کو حتیٰ کہ ناواقف اور بے علم مسلمان بھائیوں کو بچانا چاہیں تو کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ کو ترجمہ سے پڑھیں پڑھائیں، سنیں۔ سنائیں ورنہ ایمان سے دست بردار

ہو جائیں - قرآن پاک میں ہے:

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ط

کتنی ایسی بستیاں گذر چکی ہیں جنھوں نے امر الٰہی اور فرمان نبوت سے سرکشی کی اور وہ اسی جرم میں برباد کر دی گئیں -

(۱)
جب پڑے مشکل خدا ہی کو پکار — ہر مصیبت میں وہی ہوتا ہے یار
وہ کہے تو باغ ہو جاتی ہے نار — نردبان بام وصلش کرد دار
فضل اس کا ہر طرح درکار ہے

(۲)
اُس نے آدم کی کری توبہ قبول — تا خلافت اور نبوت ہو حصول
جب ہوئے نوح نبی خاطر ملول — دی اماں اُن کو ڈبائے سب جہول
یہ حدیث اور آیت اخبار ہے

(۳)
جب خلیل اُس کو پکارے بیقرار — آگ کو اُن پہ کیا باغ و بہار
جب ہوئے سختی میں عیسیٰ دلفگار — لے گیا گردوں پہ اُن کو جوں شرار
آسماں پہ اب وہ خوش کردار ہے

(۴)
دی ذبیح اللہ کو اُس نے اماں — قصہ یوسف بھی ہے سب پر عیاں
بادشاہی اُن کو بخشی بے گماں — کھو دیا اُن سے غلامی کا نشاں
دل میں سوچو یہ اُسی کا کار ہے

(۵)
جب ہوئے ایوب غم میں مبتلا — نیش نے کیڑوں کے بے طاقت کیا
تب پکارے اُس کو یا رب دے شفا — آن میں اُن کو کیا چنگا بھلا
ایسی تکلیفوں میں اللہ یار ہے

(٦)
دی انگوٹھی جب سلیماں نے گنوا — سلطنت پر اُن کی جن قابض ہوا
تب ہوئے نالاں بدرگاہِ خدا — دی خدا نے سلطنت اُن کو دلا
جانتا اُس کو ہر ایک ہوشیار ہے

(٧)
پیٹ سے مچھلی کے یونس کو نجات — دی اُسی نے جو کریم اُس کی صفات
قوم بھی کر دی مسلماں اُن کے ساتھ — ہیں وہ بے تعداد بس اُس کی صفات
کیا لکھے خامہ یہ بے مقدار ہے

(٨)
ہود کو جب عاد نے عاجز کیا — تند آندھی سے دیا اُن کو اُڑا
لوطیوں کو لوط نے کر کے جدا — شہر اُن کا زیر و بالا کر دیا
اس طرح کا قادر و جبار ہے

(٩)
ایسا مالک چھوڑ کر کیوں روز و شب — مدعا قبروں سے کرتا ہے طلب
پیروں ولیوں کو پکڑ لینا سبب — ہے سراسر برخلافِ شانِ رب
حق کے گھر کا کیا کوئی مختار ہے

(١٠)
بن گیا تو حاجتی مخلوق کا — تو نے سمجھا غیر کو حاجت روا
رب کو چھوڑا بندہ کا بندہ ہوا — کچھ تو شرما دل میں اے مردِ خدا
وہ رحیم اس شرک سے بیزار ہے

شرکیہ آلہ یعنی تعزیہ کی تردید در نظم

سچ بتا اے تعزیہ دار شہید کربلا
تو نے سوچا بھی کبھی اے پیرو ابن علیؓ
اپنی ہستی کو کیا ہے تو نے وقفِ شور و شین
آخری دم تک رہا جو حاملِ صبر و رضا
جس نے سارے خاندان کو کر دیا حق پر نثار
مسکرا دیتا تھا جو دشمن کے ہر ایک وار پر
ننھے بچے کی شہادت پر نہ رویا جو کبھی
جو جواں بیٹے کو گھائل دیکھ کر صابر رہا
ظلم سہہ کر بھی کبھی جن بیبیوں نے اُف نہ کی
صبر سے جو دیکھتی تھیں ماہ پاروں کا لہو
تین دن جن کو نہ پانی تک میسر آ سکا
کا وہ شیدا، مگر مصروف شور و شیون ہے
گو زباں سے خود کو کہتا ہے حسینی سوگوار

تیری رسمِ غیر اسلامی کا ہے مقصود کیا؟
کیا غلامانِ امامت کا طریقہ ہے یہی؟
کیا یہی تھی تجھکو تعلیم امام المشرقین؟
کیا اُسی کے واسطے ہے یہ تیری آہ و بکا؟
اے گریبان چاک! کیا تو ہے اُسی کا سوگوار؟
کیا اُسی کے واسطے تو پیٹتا ہے اپنا سر؟
کیا اُسی پر کر رہا ہے آج تو نوحہ گری؟
پڑھ رہا ہے آج تک کیا تو اسی کا مرثیہ؟
کیا اُنھیں کے سوگ میں ہے آج یہ حالت تری؟
نوحہ گر ہے کیا اُنھیں کا نام لیکر کو بہ کو؟
کیا اُنھیں کے نام پر پیتا ہے شربت جا بجا؟
تیری رسمِ تعزیت کیوں مجمعِ ضدین ہے
ہے مگر ہر فعل سے شانِ یزیدی آشکار

شرم کر اس تعزیہ داری پہ تجھ کو ناز ہے
بت شکن تھے ابنِ حیدرؓ اور تو بت ساز ہے

نظم توحید در تردید شرک

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم اَمَّا بَعْدُ:

خدا فرما چکا قرآں کے اندر
میرے محتاج ہیں پیر و پیمبر

نہیں طاقت سوا میرے کسی میں
کہ کام آوے تمھاری بیکسی میں

جو خود محتاج ہووے دوسرے کا
بھلا اُس سے مدد کا مانگنا کیا

خدا سے اور بزرگوں سے بھی کہنا
یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا

خبر قرآں میں ہے یہ مُحَقَّق
نہ بخشے گا خدا مشرک کو مطلق

معاذ اللہ! جسے اُس نے نہ بخشا
مقرر وہ جہنم میں پڑے گا

اگر قرآن کو سچ جانتے ہو
تو پھر تم منتیں کیوں مانتے ہو

تمھیں یہ طور بد کس نے سکھایا
محمدؐ نے کہاں ہے یہ بتایا

ہے شیطان دشمنِ اولادِ آدم
سکھاتا ہے وہی راہِ جہنم

کسی کو بُت پرستی ہے سکھاتا
کسی کو ہے وہ قبروں پہ جُھکاتا

غرض اللہ سے دونوں کو روکا
بُھلا کر راہ جا خندق میں جھونکا

مسلمانوں ذرا سوچو تو دل میں
پھنسے ہو کس طرح تم آب و گل میں

بہت غفلت میں سوئے اب تو جاگو
خدا کے ہوتے بندوں سے نہ مانگو

وہ مالک ہے سب آگے اس کے لاچار
نہیں ہے کوئی اُس کے گھر کا مختار

وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے — جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

بیانِ شرک سُن کہتے ہیں مردک — کہ منکر ہیں بزرگوں سے بلا شک

ارے لوگو زباں اپنی کو روکو — بزرگوں سے نہیں انکار ہم کو

خدا لعنت کرے اُس روسیہ پر — کہ جس کے دل میں ہو بغض پیمبرؐ

جسے ہو بغض آلِ مصطفےٰؐ کا — خدا اُس کو کرے دوزخ کا کندا

جسے اصحابِ حضرتؐ سے ہو انکار — رہے ہر دم خدا کی اُس پہ پھٹکار

جسے کچھ بغض ہووے اولیاء سے — ہمیشہ ابرِ لعنت اُس پہ برسے

اب اتنا اور بھی سُن رکھئے حضرت — جو حق پر نہ چلے اُس پہ بھی لعنت

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو — اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

تو اپنے حال میں کچھ سوچ خرم
زباں اب بند کر واللہ اعلم

التماس ضروری: حامیانِ توحید و سنت اس کو ذاتی طور پر چھپوا کر اپنے اپنے علاقوں میں مفت تقسیم فرمادیں

تبصرے

درس توحید کے نسبت بہت سے علماؤں کے تبصرے موصول ہوئے
ہیں۔ جن میں سے چند علمائے کرام کے تبصرے درج کئے جاتے ہیں:

(از حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی)

"درس توحید" نامی رسالہ مصنفہ مولانا حافظ سراج الدین صاحب
جودھپوری میری نظر سے گذرا۔ پڑھکر بڑی خوشی ہوئی۔ ملت کی تمام روحانی
قوتوں کا سرچشمہ توحید ہے اور ملتوں کی روحانی دق شرک ہے۔ آجکل جبکہ
"یہ امت روایات میں کھوگئی" دائمی مہلک بیماریوں میں گرفتار ہے
"درس توحید" کا رسالہ نسخۂ شفا ثابت ہوگا۔
اللہ تعالیٰ مصنف کو اجر عظیم اور عام مسلمانوں کو استفادہ
کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین!

اللّٰھم آمین!!

(دستخط)

بندہ احتشام الحق تھانوی

۵۶ - ۸ - ۱۱۲

(از حضرت مولانا محمد متین صاحب خطیب دار العلوم کراچی)

میں نے "درس توحید" مصنفہ و مرتبہ حافظ سراج الدین صاحب جودھپوری کا مطالعہ کیا۔ اس دور میں توحید کا وہ سبق جس کے لئے انبیائے کرام علیہم السلام دنیا میں لاتے رہے اور جس کے علمبردار بن کر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے آتشِ نمرود کا مقابلہ کرنے کے لئے بے دھڑک آگ میں کود پڑے۔ جس کی تکمیل نبی آخر الزمان علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمائی اور جس سے انحراف کرنے کی وجہ سے بنی اسرائیل سے امامت کا منصب چھین کر بنی اسمٰعیل کو عطا کیا گیا آج اُس کے احیاء کی جتنی ضرورت ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے شرک ہی ایسی بیماری ہے جو انسان کو انسانیت کے درجہ سے گرا دیتی ہے۔

مصنف نے اس کتاب میں اسی احیائے توحید کی کوشش کی ہے جس کے مطالعہ سے ایک حد تک توحید کا احیاء ہوگا۔ مجھے اُمید ہے کہ لوگ اس کو اپنے مطالعہ میں رکھیں گے۔ فقط

والسلام

محمد متین الخطیب

دار العلوم کراچی

۲۶-۱۲-۵

(از حضرت مولانا فیروز الدین صاحب روحی بانی وصدر ادارہ تبلیغ القرآن کراچی)

درس توحید مؤلفہ مولانا حافظ سراج الدین صاحب جودھپوری ناشر حکیم مولوی عبدالعزیز میمن شائع کردہ ادارہ تصنیف بارنس اسٹریٹ کراچی صفحات ۴۸ سائز خورد (پانچواں اڈیشن)

اسلام سیدھا سادھا مذہب ہے اس میں کوئی اینچ پینچ نہیں ہے کیونکہ یہی دین فطرت ہے اس کی بنیادی تعلیم توحید ہے۔ اسلام نے شرک کی جڑوں کو اُکھاڑ پھینکا لیکن آج اسلام کو اس کے نام نہاد ٹھیکیداروں (علماء سوء اور بدعتی پیروں) نے بُری طرح بگاڑ دیا ہے اس کی صورت مسخ کردی ہے۔ افسوس کہ اسلام کے نام پر شرک و بدعت کی گرم بازاری ہے اور ہٹ دھرمی۔ پھر لُطف یہ کہ ان مشرکانہ اور بدعتانہ اعمال وافعال کے لئے قرآن وحدیث سے سند لانے کی سعئ نامسعود کی جاتی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

ان حالات سے متاثر ہوکر حضرت مولانا حافظ سراج الدین صاحب جودھپوری نے نہایت عام فہم الفاظ میں یہ رسالہ "**درس توحید**" ترتیب دیا ہے جس میں توحید کی تعلیم ہے اور شرک وبدعت کا رد کیا گیا ہے۔ انداز بیان نہایت مؤثر اور دلکش ہے ہر بات کی سند قرآن وحدیث اور اقوال فقہاء وصلحاء سے پیش کی گئی ہے۔ یہ رسالہ اس قابل ہے کہ اس کا ترجمہ پاکستان کی ہر زبان میں ہو اور یہ کتاب مسلمانوں کے ہر گھر میں پہونچنی چاہئے۔ خدا مؤلف اور ناشر کو جزائے خیر دے۔ آمین!

(دستخط) فیروز الدین صاحب رُوحی

بانی وصدر ادارہ تبلیغ القرآن کراچی

اتباعِ حدیث کی تاکید

(از مولوی خُرّم علی صاحب مرحوم حنفی)

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے
دُرِ دانۂ درجِ مصطفیٰؐ ہے

صوفی و عالم و حکیم و نبی
کرتے رہے اسی کی خوشہ چینی

بابا کے ہاں سے کون لایا
جس نے پایا یہیں سے پایا

یہ شاہرہِ محمدی ہے
گنجینۂ رازِ احمدی ہے

مشعلِ افروزِ راہِ سنّت
برہمزنِ بیخ و شاخ بدعت

ہوتے ہوئے مصطفیٰؐ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

جب اصل ملے تو نقل کیا ہے
یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے

اب زیادہ تو مجھ سے کر نہ کلکل
خورشید کے آگے کیا ہے مشعل

بالفرض فلاں ہے مردِ کامل
اُس نے تھا کیا کہاں سے حاصل

وہ بھی اسی در کا اک گدا تھا
گو غوث و امام و مقتدا تھا

مکتوب بہت ہیں تو نے دیکھے
ملفوظِ محمدی کو اب لے

ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہے
قرآن و حدیث تجھکو بس ہے

حق ہوگا حدیث خواں ہے "خرم"
ادرشاد رسولِ فخرِ عالم

معجون مقوی

یہ معجون بیماری اور غیر بیماری میں برابر استعمال کیجاتی ہے کسی بیماری کی
وجہ سے جب انسان کی طاقتیں ضعیف ہو جائیں حواس کم ہو جائیں اعصاب
میں سستی اور دماغ میں غنودگی ہو ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہوں بے کسی پڑھ رہی ہو
جب کسی انسان کی دماغی اور قلبی طاقت میں فتور آجائے تو یہ معجون فوراً حرارت غریزی
کو بڑھا کر انسان کو چست و چالاک و توانا بنا دیتی ہے حالت صحت میں اسکے کھانے سے
دل و دماغ روشن ہو جاتے ہیں حافظہ قوی عقل تیز ذہن درست ہو جاتا ہے بدن میں
طاقت آتی ہے قوت باہ بڑھ جاتی ہے قوت ہاضمہ تیز ہو جاتی ہے بھوک کھل کر لگتی
ہے دماغ و اعصاب کے قوی ہو جانے سے نسیان، فالج، لقوہ، رعشہ وغیرہ امراض
میں برقی جاتی ہے سوا اس وحشت جنون وغیرہ میں بہت نافع ہے مقوی معدہ
ہونے کی وجہ سے ہر ایک قسم کی شکایت معدہ میں تریاق ہے مقوی اعضاء مخصوص
مردان و زنان ہے یعنی مقوی باہ کے علاوہ عورتوں کیلئے مقوی رحم ہے اور بیقاعدگی
حیض کمزوری رحم دفع رحم اختناق الرحم وغیرہ میں از بس مفید ہے جس سے حیض باقاعدہ
ہو جاتا ہے اور رحم قابل قبول حمل ہو جاتا ہے خوراک نصف چائے کی چمچی صبح شام دودھ
کے ساتھ۔ رعایتی قیمت فی شیشی ۲ روپے

ملنے کا پتہ

حکیم عبدالعزیز نزد چھوٹانی رنگون والا پارسی اسٹریٹ نزد جوبلی مارکیٹ کراچی ۳